مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

اہلِ حق کی پہچان

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

اہلِ حق کی پہچان

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں، ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّٰهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

اہلِ حق کون ہیں؟

برادرانِ اسلام! اہلِ حق سے مراد اہلِ سنّت کی وہ جماعت ہے، جنہوں نے واضح دلائل وبَراہین کے ساتھ حق کو پا لیا، اور اپنے رب تعالی سے اپنی نسبت مضبوط کرلی[1]۔

لفظِ "اہلِ سنّت وجماعت" کا اِطلاق

عزیزانِ محترم! لفظ "اہلِ سنّت وجماعت" کا اِطلاق تقلیدِ ائمہ کے قائل ہر اُس شخص، گروہ اور فقہی مسلک پر ہوتا ہے، جو مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے طریقے پر چلے، اس میں حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، تمام طریقِ سلاسل اور ماتُریدی واَشْعَرِی مسلمان داخل ہیں۔

---

(۱) "التعريفات" باب الألف، أهل الحقّ، صـ ٤٠، مُلخّصاً.

اہلِ حق کے لیے "اہلِ سنّت وجماعت" کی اصطلاح کا استعمال

حضراتِ گرامی قدر! صحیح العقیدہ مسلمانوں کے لیے لفظ "اہلِ سنّت وجماعت" کی اِصطلاح، کوئی مَن گھڑت یا آج کی اِختراع نہیں، بلکہ اہلِ حق کی پہچان کے لیے اس اِصطلاح کا استعمال صدیوں سے ہوتا چلا آرہا ہے، حضرت سیّدنا امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک موقع پر ارشاد فرمایا کہ "اہلِ سنّت وجماعت کی علامت، کثرت سے دُرود شریف پڑھنا ہے"[1]۔

اہلِ حق کی پہچان اور اُس کی علامات

عزیزانِ مَن! احادیثِ مبارکہ میں اہلِ حق کی پہچان کے لیے، متعدّد روایات میں "جماعت" اور "سوادِ اعظم" کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، حضرت سیّدنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي» یا فرمایا: «أُمَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى ضَلاَلَةٍ، وَيَدُ اللهِ مَعَ الجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ»[2] "یقیناً اللہ تعالی اُمّتِ محمدیّہ کو گمراہی پر اکٹھا نہیں فرمائے گا، اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ومدد جماعت (بڑے گروہ) کے ساتھ ہے، جو شخص جماعت (اہلِ سنّت) سے الگ ہوا، وہ جہنم کی طرف الگ ہوا"۔

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! اس حدیثِ پاک میں جماعت سے مراد، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیارے صحابہ اور ان کی اتّباع کرنے والے لوگ ہیں، یہی وہ جماعت ہے جس کے لیے اللہ کی رحمت ونُصرت ہے، ہمیں انہی نُفوسِ مقدّسہ کی راہ پر چلنے،

---

(١) "القول البديع" للسخاوي، الباب الأوّل، تنبيه، صـ٦٠.
(٢) "سنن الترمذي" أبواب الفِتن، ر: ٢١٦٧، صـ٤٩٨.

اور ان کا ساتھ دینے کا حکم دیا گیا ہے، حضرت سیّدنا عمران بن حُصَین رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «خَيْرُكُم قَرْنِي، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُم، ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُم»[1] "سب سے بہتر میرا زمانہ ہے، پھر جو ان کے قریب ہوں گے، پھر جو ان کے قریب ہوں گے"۔

سَوادِ اعظم کی پیروی کا حکم

میرے محترم بھائیو! حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ہمیں سوادِ اعظم (اہلِ حق کی بڑی جماعت) کی اتّباع وپیروی کا حکم دیا ہے، حضرت سیّدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے، سرورِ کونین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «وَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ؛ فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ»[2] "سَوادِ اعظم (اہلِ سنّت وجماعت) کی پیروی کرو؛ کیونکہ جو اس سے الگ ہوا وہ جہنم کی طرف الگ ہوا"۔

جنّتی ہونے کے لیے دو ضروری باتیں

حضراتِ گرامی قدر! "جنّتی ہونے کے لیے دو ۲ چیزیں ضروری ہیں: (ا) سنّتِ رسول کی پیروی، (۲) اور مسلمانوں کی بڑی جماعت کے ساتھ رہنا۔ اسی لیے ہمارے مذہب کا نام اہلِ سنّت وجماعت ہے، جماعت سے مراد مسلمانوں کا بڑا گروہ ہے، جس میں فقہاء، علماء، صوفیاء اور اولیاء اللہ ہیں۔ الحمد للہ! یہ شرف بھی اہلِ سنّت ہی کو حاصل ہے، سوائے اس بڑے گروہ کے اولیاء اللہ کسی فرقہ میں نہیں"[3] ع

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الشهادات، ر: ۲٦٥١، ص۴۲۹.

(۲) "مُستدرَك الحاكم" كتاب العلم، ر: ۳۹۵، ۱/ ۲۰۱.

(۳) "مرآۃ المناجیح" "قرآن وسنّت مضبوطی سے پکڑنے کا بیان، دوسری فصل، ۱/۱۵۴۔

اہلِ سنّت کا ہے بیڑا پار اَصحابِ حضور
نجم ہیں، اور ناؤ ہے عِترت رسولُ اللہ کی (۱)

سوادِ اعظم ہونے کا مطلب

حضراتِ ذی وقار! سرکارِ دو عالَم ﷺ کے بعد دَورِ صحابہ و تابعین سے لے کر آج تک، مختلف فرقے ظاہر ہوئے اور ہو رہے ہیں، مگر سوادِ اعظم (بڑی جماعت) ہونے کا شرف ہمیشہ اہلِ سنّت وجماعت ہی کے پاس رہا، حضراتِ صحابۂ کرام، اہلِ بیتِ اَطہار، تابعینِ عظام، تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، غوث وقطب، پیشوایانِ سلاسل، اور محدثین وفقہائے کرام قدّست اسرارہم، سب کا تعلق مذہبِ اہلِ سنّت وجماعت سے ہے، اور آج بھی تعداد کے اعتبار سے، دنیا بھر میں اہلِ سنّت وجماعت سے تعلق رکھنے والے مسلمانوں کی تعداد، کسی بھی دوسرے فرقے کی بہ نسبت سب سے زیادہ ہے، لیکن سوادِ اعظم کا یہ مطلب ہرگز نہیں، کہ ایک وقت میں اس جماعت کے ماننے والوں کی تعداد سب سے زیادہ ہو، بلکہ اس سے مراد زمانۂ صحابہ سے لے کر اب تک کے سب مسلمان ہیں۔

حکیم الامّت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمہ اللہ تعالیٰ اس اَمر کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "خیال رہے کہ بڑی جماعت سارے مسلمانوں کی معتبر ہے، نہ کہ کسی خاص جگہ اور خاص وقت کی۔ لہٰذا اگر کسی بستی میں (صرف) ایک (شخص) سُنّی ہے،

---

(۱) "حدائقِ بخشش" عرشِ حق ہے مسندِ رفعت رسول اللہ کی، حصّہ اوّل، ص۱۵۳۔

(باقی) سب بد مذہب، تو وہ ایک ہی (شخص) سوادِ اعظم ہوگا؛ کیونکہ وہ صحابہ سے اب تک کی جماعت کے ساتھ ہے"[1]۔

اُمّت کی تہتّر فرقوں میں تقسیم اور ناجی فرقہ

عزیزانِ محترم! رسول اللہ ﷺ کی اُمّت تہتّر ۷۳ فرقوں میں تقسیم ہوگی، اور بروزِ قیامت صرف ایک فرقہ کے علاوہ باقی سب جہنم کے حقدار ہوں گے، اور وہ فرقہ اہلِ حق کا ہے، اور وہ ہمارے دَور میں اہلِ سنّت وجماعت کے نام سے معروف ہے، حدیثِ پاک میں ہے، سرکارِ دوعالَم ﷺ نے فرمایا: «سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فَرَقَةً، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً وَاحِدَةً» "میری اُمّت تہتّر ۷۳ (اُصولی) فرقوں میں تقسیم ہو جائے گی، ایک فرقہ کے علاوہ باقی سب جہنمی ہوں گے" صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی: یارسولَ اللہ! وہ ناجی (نَجات پانے والا) فرقہ کونسا ہے؟ ارشاد فرمایا: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي»[2] "وہ جس پر میں اور میرے صحابہ ہیں" یعنی سنّت کی پیروی کرنے، اور جماعت کے ساتھ رہنے والا فرقہ ہی نَجات پائے گا۔

---

(۱) "مرآۃ المناجیح" "قرآن وسنّت مضبوطی سے پکڑنے کا بیان، دوسری فصل، ۱/۱۵۵۔

(۲) "سنن الترمذي" أبواب الإيمان، ما جاء في افتراق هذه الأمّة، ر: ٢٦٤١، صـ٦٠٠. [وقال أبو عيسى:] "هذا حديثٌ حسنٌ مفسَّرٌ غريبٌ لا نعرفه مثل هذا، إلّا من هذا الوجه". و"البِدَع" لابن وضّاح، ر: ٢٥٠، ٢/ ١٦٧. و"صحيح ابن حِبّان" كتاب التاريخ، ذكر افتراق اليهود والنصارى فرقا مختلفة، ر: ٦٢٤٧، ١٤/ ١٤٠.

و"المعجم الكبير" للطَبَراني، أبو عبد الرحمن الحبلي عن عبد الله بن عَمرو، ر: ٦٢، ١٣/ ٣٠. و"الإبانة الكبرى" لابن بطة، كتاب الإيمان، باب ذكر افتراق الأمم في دينهم وعلى كم تفترق هذه الأمّة، ١/ ٣٦٩.

و"مُستدرَك الحاكم" كتاب العلم، عبد الله بن عمرو، ر: ٤٤٤، ١/ ٢١٨. و"حلية الأولياء وطبقات الأصفياء" محمد بن أسلم ...، ٩/ ٢٣٨. و"الإعتقاد" للبَيهقي، باب الاعتصام بالسُنّة واجتناب البدعة، صـ٢٣٣. و"شرح السُنّة" للبَغَوي، كتاب الإيمان، باب ردّ البدع والأهواء، ١/ ٢١٣.

[وقال الزَيلعي:] "ورواه ابنُ حِبّان في "صحيحه" في النوع ٦ من القسم ٣، والحاكمُ في "مستدرَكه" في كتاب العلم، وقال: صحيح على شرط مسلم ولم يخرجاه، وقال: وقد احتجّ مسلمٌ بمحمد بن عَمرو. واستدرك عليه الذهبيُّ في "مختصره" فقال: لم يحتجّ به منفرداً، ولكن مقروناً بغيره انتهى ". ["تخريج الأحاديث والآثار الواقعة في تفسير الكشّاف" للزَيلعي، سورة الأنعام، صـ٤٤٨].

و"المقاصد الحسَنة" للسخاوي، حرف التاء المثناة، ر: ٣٤٠، صـ٢٥٩. [وقال السخاوي:] "حديث تفرُّقِ الأمّةِ، أبو داود والترمذي وقال: حسنٌ صحيح. وابنُ ماجه عن أبي هريرة رفعه. وهو عند ابن حِبّان والحاكم في صحيحهما بنحوه، وقال الحاكم: إنّه حديثٌ كبيرٌ في الأصول، وقد روي عن سعد بن أبي وقاص، وابن عمر، وعَوف بن مالك. قلتُ: وعن أنس، وجابر، وأبي أمامة، وابن عمر، وابن مسعود، وعلي، وعَمرو بن عَوف، وعوَيمر أبي الدرداء، ومعاوية، ووائلة، كما بيّنتها في كتابي في الفرق، وأودع الزَيلعي في سورة الأنعام من تخريجه من ذلك جملة".

و"مرقاة المفاتيح" كتاب الإيمان، تحت ر: ١٧١، ١/ ٢٥٩. و"رواه ابنُ أبي الدنيا عن عوف بن مالك، ورواه أبو داود والترمذي والحاكم وابنُ حِبّان وصحّحُوه عن أبي هريرة بلفظ: «افترقت اليهودُ على إحدى أو اثنتين وسبعين فرقةً، والنصارى كذلك، وتفترق أمّتي على ثلاثٍ وسبعين

ملّا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ حدیثِ پاک کے اس حصّے: «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» کے تحت فرماتے ہیں کہ "حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور اُن کے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے پر چلنے والے، بلاشک وشبہ اہلِ سنّت وجماعت ہی ہیں"[1]۔

سوادِ اعظم اور سنّت کی پیروی کے ساتھ ساتھ، ناجی فرقہ اہلِ سنّت وجماعت کی ایک پہچان یہ بھی ہے، کہ اُن کے چہرے نورانی اور روشن ہیں، حضرت سیّدنا ابن عمر اور حضرت سیّدنا ابو سعید خُدری رضی اللہ تعالیٰ عنہم آیتِ مبارکہ: ﴿يَّوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ وَّتَسْوَدُّ وُجُوْهٌ﴾[2] کی تفسیر میں فرماتے ہیں، کہ روشن چہرے والوں سے مراد اہلِ سنّت وجماعت ہیں"[3]۔

امام طاہر بن محمد اسفرایینی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» کی شرح میں فرماتے ہیں کہ "یہ صفت صرف اہلِ سنّت میں پائی جاتی ہے"[4]۔

امام شمس الدین ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "فرقۂ ناجیہ حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے طریقے پر ہے، اور یہ وہ خصوصیت ہے جس نے اہلِ سنّت وجماعت کے عقیدے کو ممتاز کیا ہے"[5]۔

فرقةً، كلُّهم في النار إلّا واحدة»، قالوا: مَن هي يا رسولَ الله؟ قال: «ما أنا عليه وأصحابي». ["كشف الخفاء ومُزيل الإلباس" حرف الهمزة مع الفاء، ر: ٤٤٦، ١/ ١٦٩].

(١) "مرقاة المفاتيح" كتاب الإيمان، تحت ر: ١٧١، ١/ ٢٥٩.
(٢) پ٤، آل عمران: ١٠٦.
(٣) "الدر المنثور" للسُيوطي، پ ٤، آل عمران، تحت الآية: ١٠٦، ٢/ ٢٩١.
(٤) "التبصير في الدين وتمييز الفرقة الناجية عن الفِرق الهالكين" للأسفراييني، الفرقة السابعة عشرة، صـ١٨٥.
(٥) "العرش" للذهبي، المقدّمة، صـ٨.

شیخ مجدّد الفِ ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "اہلِ سنّت ہی فرقۂ ناجیہ ہے، ان بزرگوں کی اتّباع کے بغیر نَجات متصوّر نہیں، اگر بال برابر بھی مخالفت ہے تو خطرہ ہی خطرہ ہے، اور یہ بات کشفِ صحیح اور اِلہامِ صریح سے یقین کے درجہ تک پہنچ چکی ہے، اس میں غلطی کا احتمال نہیں، تو کس قدر مبارک ہے وہ شخص، جسے ان بزرگوں کی مُتابعت کی توفیق مل گئی، اور ان کی تقلید کا شرف حاصل ہو گیا"[1]۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدِث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "فرقۂ ناجیہ (نَجات حاصل کرنے والا فرقہ) وہی ہے، جو عقیدہ اور عمل دونوں میں اس چیز کو لیتا ہے، جو کتاب وسنّت سے ظاہر ہے، اور جُمہور صحابۂ کرام اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اس پر عمل ہو"[2]۔

اہلِ حق سے علیحدگی کا نقصان

عزیزانِ مَن! اہلِ حق (اہلِ سنّت وجماعت) کے دامن سے وابستگی کتنی ضروری ہے، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیے، کہ جو اِن سے الگ ہوا یقینی تباہی وبربادی اس کا مقدّر ہے، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ فَارَقَ الجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ، إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً»[3] "جو جماعتِ (حق) سے بالشت بھر بھی الگ ہوا، اور اسی حال میں مر گیا، تو وہ جاہلیت (معصیت وگمراہی) کی موت مرا"۔

---

(۱) "مکتوباتِ امام ربّانی" دفترِ اوّل، حصّہ دوم ۲، مکتوب: ۵۹، ۱/ ۱۷۳۔

(۲) انظر: "حجّة الله البالغة" القسم الثاني، من أبواب الاعتصام بالكتاب والسُنّة، ۱/ ۲۸۹.

(۳) "صحيح البخاري" كتاب الفِتن، ر: ۷۰۵٤، صـ۱۲۱۷.

علّامہ احمد بن محمد طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اہلِ حق سے علیحدگی کا نقصان بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "جو شخص جُمہور اہلِ علم وفقہ سوادِ اعظم سے جُدا ہوا، وہ ایسی چیز میں تنہا ہوا، جو اُسے دوزخ میں لے جائے گی، تو اے گروہِ مؤمنین! تم پر فرقۂ ناجیہ اہلِ سنّت وجماعت کی پیَروی لازم ہے؛ کہ خدا کی مدد اور اس کا حافظ وکارساز رہنا، مُوافقتِ اہلِ سنّت میں ہے، اللہ کا چھوڑ دینا، غضب فرمانا اور دشمن بنانا، سُنّیوں کی مخالفت میں ہے، نَجات دلانے والا یہ گروہ اب چار ۴ مذاہب میں منحصِر ہے: (۱) حنفی، (۲) مالکی، (۳) شافعی، (۴) حنبلی، اللہ تعالیٰ ان سب پر رحمت فرمائے، اس زمانہ میں ان چار ۴ سے باہر ہونے والا، بدعتی جہنمی ہے"[1]۔

سُنّی کون ہیں؟

برادرانِ اسلام! اہلِ سنّت وجماعت سے تعلق رکھنے والے کو سُنّی کہا جاتا ہے، اور ایک صحیح العقیدہ سُنّی ہونے کے لیے ضروری ہے، کہ اس کے عقائد ونظریات بزرگانِ دین کے عقائد ومسلک کے مُطابق ہوں۔ صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مرادآبادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ "سُنّی وہ ہے جو «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» کا مِصداق ہو، یہ وہ لوگ ہیں جو ائمۂ دین، خلفائے راشدین، مُسلّم مشایخِ طریقت، اور متاخّرین علمائے کرام میں سے، حضرت شیخ عبد الحق محدّث دہلوی، حضرت ملک العلماء بحر العلوم فرنگی محلّی، حضرت مولانا مفتی ارشاد حسین رامپوری اور اعلیٰ حضرت مولانا مفتی شاہ احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہم کے مَسلک پر ہوں"[2]۔

---

(١) "حاشية الطحطاوي على الدرّ المختار" كتاب الذبائح، ٤/ ١٥٣.

(۲) "مسلکِ اعلیٰ حضرت مذہبِ حق" آن لائن آرٹیکل، مسائل وَرلڈ ڈاٹ کام۔

موجودہ دَور میں اہلِ حق کی پہچان

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! آج فتنہ و فساد کا دَور ہے، یہود و نصاریٰ کی سازشوں اور فنڈنگ (Funding) کے باعث، نت نئے فرقے نمودار ہو رہے ہیں، جبکہ ایک عام مسلمان دین سے دُوری کے باعث حق و باطل کے فرق کو سمجھنے سے بھی قاصر ہے، دجّالی میڈیا اور مُلحدین (Atheists) کے حامی گروہوں کے، مذموم پروپیگنڈہ سے متاثر ہونے کے باعث، وہ اپنے علمائے کرام سے اس قدر متنفّر ہو چکا ہے، کہ اُن کی صحبت میں بیٹھنے اور اُن کی بات سننے تک کے لیے تیار نہیں، اور یہی تو دشمن کا اصل ہدف اور مشن تھا!۔

دوسری طرف سیکولر طبقہ (Secular Class) الیکٹرانک اور سوشل میڈیا (Electronic and Social Media) کے ذریعے تخریب کاری کر کے مسلمانوں کے ذہن خراب کرنے میں مصروف ہے، وہ لوگ کہتے ہیں کہ دین کو سمجھنے کے لیے کسی مولوی (عالمِ دین) کی ضرورت نہیں، آپ براہِ راست کتب کا مُطالعہ کر کے، خود بھی دینی اَحکام سمجھ اور سیکھ سکتے ہیں، مولویوں نے اپنے ذاتی و سیاسی مقاصد اور خواہشات کی تکمیل کے لیے، دینی اَحکام میں رَدوبدل کر رکھا ہے، تحفظِ ناموسِ رسالت قانون کا دینِ اسلام سے کوئی لینا دینا نہیں، توہینِ رسالت اور ختمِ نبوّت جیسے حسّاس ایشوز (Sensitive Issues) کو بنیاد بنا کر، کسی کو دائرۂ اسلام سے خارج کرنا، علماء کے اختیار میں ہرگز نہیں... وغیرہ وغیرہ۔

میرے محترم بھائیو! ایسے مذموم پروپیگنڈہ سے بچ کر رہیے، علمائے حق اور مسلکِ اہلِ سنّت کے دامن سے وابستہ رہیے، ہر مُعاملہ میں ان سے مُشاورت کیجیے،

مُشتبہ اُمور سے متعلق حکمِ شرعی ضرور جانیے، مسلکِ اعلیٰ حضرت، مذہبِ مہذّب اہلِ سنّت وجماعت ہی کا دوسرا نام ہے، اس پُرفتن دَور میں یہی اس کی پہچان ہے؛ تاکہ جو بدمذہب "مسلکِ اہلِ سنّت" یا "مسلکِ حنفی" کا لبادہ اوڑھ کر، عوام الناس کو فریب دینا چاہتے ہیں، انہیں بے نقاب کرنا اور باہم تمیز (فرق) کرنا آسان ہو!!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں ہمیشہ اہلِ حق کے دامن سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرما، اپنے علماء، اولیاء اور صالحین کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی سوچ عطا فرما، مُلحدوں اور شرّیر عناصر کے شر سے بچا، جو لوگ صراطِ مستقیم پر نہیں، انہیں اہلِ حق کی پہچان عطا فرما، بدمذہبوں کی صحبت اور دامِ فریب سے بچا، ہمارے ایمان کی حفاظت فرما، اور ہمارا خاتمہ بالخیر فرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دوعالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحُسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسَنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یارب العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.